رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD No. A.783



مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد وضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈماسٹر یا پرنسپل صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ لاگت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بنجائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب یا مذاق کے موافق معلوم ہوں تو کچھ مہینے کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ الخیر فی السلامت۔ بندہ پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلاقیمت جاری کروائیں۔ دام ودرم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاکیے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن ہمیشہ ہر نمبر کی اشاعت کے عقب میں پانچ چار جناب مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دو تختانے یا دفتر خود نہیں پہنچ سکتا اور یہ پرچہ گم ہونے کی عادت ہے لیکن اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اسکا جواب صفا آ زبان تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاک خانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات واطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے انکے متعلق جملہ خط وکتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی مسلک پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور انکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رخ پر لکھے جائیں مذہبی حیثیت کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہو فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خطوط اور منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

•لطف میوہ کے استعمال کا بہترین نتیجہ یہ ہے مفصل اشتہار صفحہ ۹ و ۱۰ کے درمیان چٹھی میں ملاحظہ ہو۔

جلد ۱۲ نمبر ۹

مضامین

شنبہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۹ء

باغبان و گل

از بدائع افکار آقائے دل صاحب لکھنوی

یہ بیہودگی اور صحبت ناجنس کے نتائج جو ہر کا صفت تشبیہ میں نظم کیا ہے

چند ابیات جن پر یہ نتائج ہیں۔ از مدیر

باغبانے بود گلے شد پابست — پاس وے را کمر ہمت بست
پاک چون بود چو از روز نخست — دست از فکر چو سنبل بشست
دید خوش صورت و زیبا گل — پائے بشکست درین کوچہ دل
آرزوہائے دگر رو ساخت — بہر یک از ہمہ با گل پرداخت
سود بر دامن او دست نیاز — پیشش وے بجز از اخلاص نہاد
روز او چہرہ و چشم آبش داد — شب ز لالائی دل خواہش داد
گنج یا اندوہ بہ بیماں دور — بست رہ از نفس پژمردہ مور
از نہیبش دل پروانہ کباب — خانۂ بلبل شو رہ و خراب
روئے آن گل ز جوانی دل شاد — لب شیرین بشکر خندہ کشاد
گفت اے عاشق دل خستۂ من — وے چو پیوند تو پابستۂ من
ہر چہ دیدم ز تو نیکی دیدم — جز محبت سخنے نشنیدم
ہمہ دم پیش من استادہ بپاس — با تو از ہیچ کسم نیست ہراس
باغبان گر نکند ہر کس — خبر گل خواہ از ین کردہ و بس
دار گر بر شاخ گلچین بند — سایۂ بر سر گل نپسند
ہمہ از ہمہ نکو نامی اوست — شادی آن را کہ سر انجام نکوست
لیک آن مرغ خوش آواز کہ دوش — کرد از نغمہ سرائیش مدہوش
نغمہ گفتے و خوش آہنگے داشت — رخ بیچارۂ دل تنگے داشت
نالۂ زار کشید از دل ریش — یاد می کرد ز دلدادۂ خویش
نالۂ وے دلم از جا بکند — چارۂ ہجر چو دیدہ وران چسپند
یاد آورد ز یارش نو خفت — جز غم دل وے مرہم ساخت
چند روز لیش طرب ساکی داد — کہ مشکلش آسان بکشاد
تا بجائیکہ مرو دوش چیست — گر بجی شک و دم سر دوش چیست
ہوش بیچارۂ آن ور و لبان — آنکہ او از باغ بروش اندازد
باغبان چون سخن گل بشنید — ہر سخن بر حق از ان گفت شنید

گفت اے کرکپ بستان افروز — طالعت خستہ و بختت پیروز
جہان ست لیک خندان باد — باکہ خصم تو از زندان باد
نشناسی کہ این ہرزہ درا — کار چہ این گرنہ بود نغمہ سرا
دیر این نرم غزل خوانی او — نیک پیداست چو سر افکنی او
ہمہ دانستہ شدہ این عیار — جانب عصمت ہمچون تو ہزار
گرچہ پیچ سودہ بپابوس گل ست — دشمن عفت ناموس گل ست
گر نکند کاوش رہ خانۂ تو — دام مکرش نہ بود دانۂ تو
گل بخندید کہ این بد ظنی ست — سوء ظن داشتن از بد دلی ست
من بجز دانی و طفلی بودم — ہوش بخشیدہ خدا این قدرم
کہ نخواہم کہ گرم سودہ شود — دامنے دامنم آلودہ شود
بیرو بہ دل من بلبل راہ — کیست او تا کندم نامہ سیاہ؟
چند روزے منش از سپاہ — و فسون کاری وے پاک مدار
باغبان زرم شاد آن گفتار — یافت پرورد گل و بلبل بار
از نگہبانی او دست بداشت — پاس وے را بجہان درگذاشت
چند روزے چو بآرام گذشت — سخن عشق چو پیدا تر گشت
گل با کوبیا بیسہ اشن گل — پیروے خوردہ ببیرانجا گل
پروش آوردہ بے پروائی — کہ برم بال اگر فرمائی
گل شکر خندہ کنان بخشیدش — آب بر آتش غم پاشیدش
پس سخن را سبب ار گفتند — ہر چہ گفتند بہ شعر گفتند
در میان شرم چو پروانہ شد — کار رسوائی گل ساختہ شد
باغبان روزے برخاست پگاہ — ہر طرف گرد چمن کرد نگاہ
از ہمہ سوے شنید آوازے — دید در باغ عجب نو نازے
گلستان ہر طرفے سوئے کنان — قمریان بر سر شان طعنہ زنان
سوزش افروختہ جان آزر گشت — پیشتر رفت و پریشان تر گشت
دید آن تازہ گل شگفتہ — ست در دامن بلبل خفتہ
دامن آلودہ و گوہر ناپاک — گرنہ از بوسۂ بلبل صد چاک
زد بر او بانگ کہ اے تیرہ نہاد — از چنین روز سیہ خرمت باد
چہ شد آن گرنہ تابندہ چو ماہ — بہ کجا رفت دل ناکردہ گناہ
روزگارے کہ سر پاکت بود — دید شہوت نہ نا سفتہ لبود
چہ سبب زشت شدت راستی ہوان — رفتی از جملہ گہ پاکان بیرون
آدم تا کہ گرم خواری تو — بہ ہم خرد گنہگاری تو
چمن از خون تو گلگون سازم — منت از باغ برون اندازم

تا دگر کس نہ رود گرد ہوس
کلہ باغ چمن نادرہ بس

ادبائے لطیفہ

ان دل و دماغ افادہ کا جنگ زمانہ کی جو سرعت سے خانے جانے لگا ابھرتا ہے سستی ترا ان حسن سال۔ انقلاب انگیز جان جلوہ پاشیاں۔ نازونعم، انقاش نہ شگفتہ، جلوہ کر تحفہ زمانہ ہوا، اسی قسم کے الفاظ ہر ایک رسالہ میں موجود ہیں۔ طفیل اردو کے ساتھ ایک فردوسی ہند نے جو ناشائستہ حرکت کی ہے وہ دیکھئے تو دل بے خود کہتے ہیں: ناشاد و طبیعت خفا ہوئی ہے … ہم اس … بے طلسم پہچا زمانہ کو قوس جمیں … ہم آپ شستہ الفاظ ہیں۔ عربی شاعرے کا … ہم کہہ کے ہمارے شاعر نے الفاظ ہیں۔ کیا کیا عربی کے الفاظ استعمال ہوا ادبی کتاب میں نظر آتے ہیں جو کمال کی دلیل ہے۔ اردو کے انشا ہے جو بھی کورس کی کتابوں میں شریر الفاظ اشتہار نظر نہ آئیں گے گھبرائیے نہیں۔ شاعر شعر کہتا ہے ذرا غور کرتا ہے شعر کے ساتھ مگر کا ذکر آخر زمان نامی معاملہ ہے۔ وہ بھی کیا زمانہ تھا جب کہ بیت بازی ہوا کرتی تھی … کے ذوق وا کے صحبت سے شعر موزوں کئے جاتے تھے۔ مطلب پوچھنے کا حق زبان اور بیت کو تھا۔ شعر تمام ہے گو موزوں کا لیس و نزوں ٹھیک ہے اسباب ٹھیک ہے۔ خلاف اس کے شعر طرزِ نا آیا ہوا ہے … دیا ہے

جو شے زباں پہ آئے گھن چکر
… دکی … پاؤ بھر شکر

؎ بات ترے کی ڈیچ رہے گی

معلوم ہوتا ہے ہمارے شاعر صاحب کا پہنچ یہ تھا جبھی کہ کبھی بیت بازی کی یادگار ہے سرعت۔ فارغ ہو جاتا ہے گویا مصرعے لگا کے ایک تخمیس کرلیں تاکہ بیت بازی میں کام آئے کیا معنی کہ شعر مطلب و محاسن کی چنداں حاجت نہیں۔ ہم کے ناظرین با نشاء اللہ صلی تحریر میں سمجھے ہے ؎

راہ زشتاں سے ہوا … دماں کا
ہو زمہ ترا ان … پاؤں … نفس

اے … زخموں پہ موش کا غلطاں کن
نامے وہ بے زرش و نیوش … مادیاں

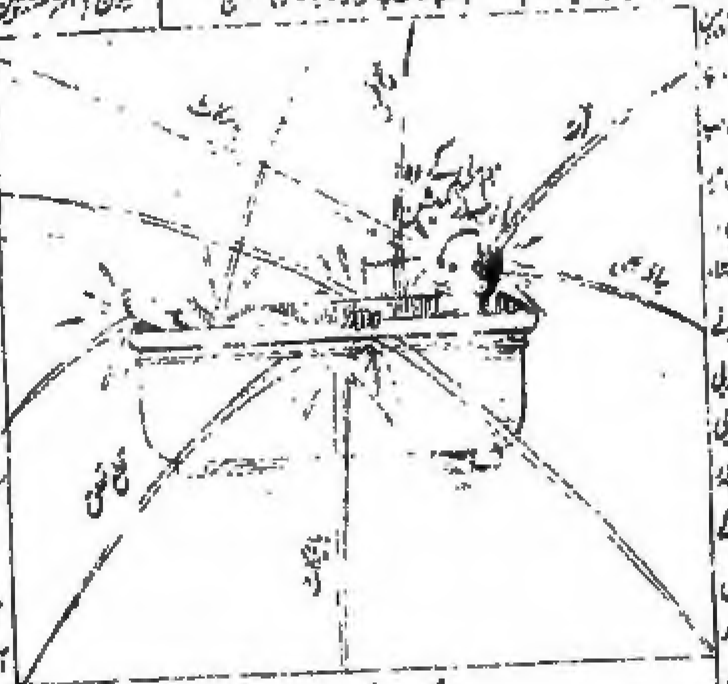
دوسی گلزار … سرگذار ہے
شاید آپ کہہ جائے خوبی خیال ہو گرہ دوسی ہے کا شعر تو بے معنی ہے مگر وزنِ انداز کا معنی بھی تخمیس میں یہ صنعت نہیں تو بفضلِ خدا کے فضل سے بے حیرہ نہیں یوں بھی کر سکتا ہے ؎

زر و فردوسی فرودش … فرشتہ ساں نقش
پاسے دو … پرورش … پاسے … نداں

اے رسید جو … دوس … باغاں چمن
ناسے وہ نے زرش و نیوش … باغباں چمن
دوس گلزار … ریستاں … سرگلزار ہے

ہے تو جناب فردوسی ہند کے گویا ری کلام کا نمونہ اب ایک دوسری مصیبت کی طرف ناظرین متوجہ ہوں یوں کہئے کہ خدا کے فضل سے سخنوری میں اور نکتہ چینی بھی کچھ نکتہ چین زیادہ ہیں مگر اس عیب کی طرف کوئی خاص توجہ کسی کو نہیں۔ ہوتی کیوں ہے؟ اگر نکتہ چین اور نقاد خود بھی اس مرض میں مبتلا ہیں یعنی واحد کی جگہ جمع اور جمع کے محل پر واحد کا استعمال باغ کی بہاریں، باغ کی بہاروں کی سیریں دیکھیں، رات کی خاموشی نہیں، راتوں کی خاموشیاں میں تاریکیوں کا ہیبتناک چہرہ دکھایا، دنیا کی وسعت نہیں وسعتوں میں ہو ایاں کھیل گئیں؟ چنانچہ ایک شاعر صاحب جنہیں شاعری کی جان کا آسمانی ڈھیلا … کہنا چاہیے فرماتے ہیں ؎ … گیسوں کا … بہاروں … خاموش زمانوں میں شاعر صاحب

اب ثابت کا … صرف کرتا ہے جمیں … زمانہ … فرماتے ہیں پھر ان میں اور دوسرے شاعروں میں فرق ہی کیا رہا۔ یہاں نصف سخنوں … کے جھولوں پہ گفتگو نہیں ہے … واحد … اور جمیں نہ کچھ شاعر کی تسلیاں رنگینی سے … گیسوں کہا۔ خدا اب ایسے زمانوں کیوں دکھاتا کہ جمع کا … رفع ہو جاتا تھا … القیاس ہمارے زمانہ مقتضی تھا کہ بجلیاں … گریں گریباں ایک بجلی گر کے رہ گئی۔ بہاروں کی زردیاں سبز …



غیبی پچکاریاں

(ترانۂ … سے)

"اکون … کھیلت ہوری … دیکھو … آنکھن … کون … ہے"

تیلیاں اور ان کا بیان والیاں کا لیاں بھونرا
اور تمام تو نیاں نکل کی ایک سفیدی کے مقابل
نہ ٹھہر سکیں۔ رہ گیا۔

دوسرا شعر ملاحظہ ہو ؎

آئینہ دیکھئے بجا ہی سہوت میں گر پڑا
دیدۂ خلیان میں ہو عرش تھا کہ ابتیاز کا

ماشاء اللہ جیسے شیاں نہیں کہ شیان ہوش ہو رہا
بھیصا ہے گئیں ابتیاز کا عذر کر رہا شاید ضرور تھا
کاتب نے تحریف کی ؎

آئیے دیکھئے بجا ہی سجدوں میں گر پڑے
دیدۂ خلیان میں جو شوخی نہ تھی ابتیاز کی

خدا جانے ابتیاز کا ہے کا۔ اپنی صورت کے سپرد
ہو گیا ہوگا کا؟ یا یہی ہی وہ داد ناشناس
خیر ہے جناب شاعر ایک گروہ کے استادوں میں بھی
ہیں۔ خدا کرے حضور کا دائرۂ انداز و دل کی طرف
بڑھتے جائیں واحد جمع کا محل استعمال واحد ہے۔
کسی نے خون کیا خونریزی کے بعد سڑک پر نکلا اور
اڑ بچا خونیاں آئے۔ خونیاں آئے کسی غزل
پڑھی اور داد لی۔ کیا خوب فرمایا ہے، کل کی
میں ایک جو نظر آیا وہ فرمانے لگے ؎

وہ جینی جو ایک دستی ہے
کل بیٹھے ایک رند بیٹھے تھے

تیسرا شعر ہے ؎

اپنی تجلیوں کو تو دے شاہد صد حجاب کو
اکھڑ رہی جلوے میں نہاں دل کا طلسم زار تھا

شاعر کے معنی یہ ہیں یعنی اپنی ہزاروں تجلیوں
کی تجلیوں کو تو سو پردوں یا ہزاروں میں بند رکھ کیونکہ
وہ بالکل ظاہر ہو۔ اسلئے کہ اکھڑ نہیں ہے اکھڑ
ہی جلوہ ان کے جو ہے دل کے طلسم بیچارہ ہا فرو
شیشے میں بچے ہوئے ہیں۔ مناسب یہی ہے کہ
تجلیاں بھی بند رہیں اور طلسم زار کے لئے بھی جو ہے
بھی نہاں رہیں۔ یہ کیا کہ تجلیاں کھلے بند ہوں پھر تو
اور جلوے کے جو ہے طلسم زار میں چھپ جانے لگیں۔
دیکھ تجلی تھی تو ایک جلوہ طلسم زار سے نکلے۔ اگر
جلوے کے جو ہے نہاں ہوتے تو تجلی کی شاہد صد حجاب

ٹھہرنے سے کوئی نقصان نہ ہوتا۔

مصرعہ میں زور باندھا شعر ہے۔ خصوصاً طلسم زار
یا طلسم زار پڑھا نہیں گیا کی اضافت توصیفی۔
اے سبحان اللہ دل زار کہتے تو کیا کمال کرتے۔
طلسم زار کی مناسبت ہی اور ہے جو حقیقت جب تک
انسان شاہد صد حجاب نہ ہو اس وقت تک میسر نہیں
آتی۔ مناسبت ملاحظہ فرمائیے تجلیاں قیمتی گئی لفظ
صد حجاب کی شاہد بننے کی مستحق نہیں ہیں۔ جلوے کے
اکھڑ رہی ہے اس وجہ سے طلسم زار کی کر طرار یاں رکھتے
ہوئیں۔ تمام الفاظ ضروری ہیں گیا حال جو ایک
لفظ اپنی جگہ سے سرک جائے۔ تجلیوں کی جگہ تجلی
کہیے تو مطلب خبط۔ شاہد کے عوض کوئی اور لفظ
لائیے تو معنی خبط۔ نہ بود صد حجاب میں سے ایک
حجاب کم کیجیے تو فصاحت غائب غلہ۔ اکھڑ رہی
نہ کہیے اکھڑ پر قناعت فرمائیے تو بلاغت اڑا اڑا
دو طلسم زار کا قائم مقام خالی زار ہو تو شعر کا شعر بے معنی
پہلا مصرعہ دوسرے مصرعے سے بالکل مربوط ہے
تجلیاں بھی روزنے میں اور جو ہے اسے تو جلوے بھی
نہاں۔ یہ تناسب دونوں کا لازمی ہے۔

پہلے دونوں شعر بھی انہیں محسنات لفظیہ و معنویہ سے
آراستہ ہیں۔ خدا ایام برہان اعدا۔ از ایں شعرائے
سخن ناشناس پناہ!!

راقم

مسعود کوکب تبسمی

تجارتی جنتری ۱۹۳۲ء

کیا ناک میں دم اور دم میں ناک ہے فضیحت
کے رنگ جاتے ہیں کہ تو نہیں ہوتے گئیں اور سا تا
دال نکل جاتے اس جنتری کا حجم ۱۰۳ صفحہ کا ہے
ہر صفحہ میں دو کالم ہیں ایک کالم میں مضمون ہے
دوسرے میں اشتہارات ہیں۔ جا بجا پر صفحہ پر
سے پہلے مضمون میں مسلمان تاجر طلب ہیں انہیں
تجارت کی جانب مائل کرنے کی کوشش کی ہے
یہاں تک تو غنیمت ہے مگر قرآنی آیات نقل

کرنے کا مسلمانوں کو حق ہے جنتری میں ایک
مضمون ہے جس میں ہر سطر کے بعد آیت ہے اور
اکثر جگہ غلط ہے اعرابی غلطی تو خیر منتسب ہے
کی املا بھی غلط ہے۔ مضامین کسی شخص خاص پر
مشتمل نہیں ہیں سطحی باتیں ہیں غالباً ہر ایک
با سواد آدمی ان سے واقف ہوگا جنتری کی تعداد
طبع پانچ ہزار لکھی ہے گویا پانچ ہزار آدمیوں تک
غلط سلط آیتوں کی تبلیغ کی ہے۔

جب قرآن کی صحت اعراب و املا میں خیال
نہیں کیا گیا تو دو تہائی کے نقل میں صحت نقل کی
امید بے سود ہے۔

ہر حال مقصد اور نیت بخیر ہے مگر کوشش ناتمام
دفتر خوب جنتری کی قیمت ۸ روپے ہے ابو یوسف محمد
قدوس صاحب مینیجر تجارتی جنتری نمبر ۱ بہار
شریف سے منگوا کے دیکھیے۔ اور غلط آیات کی
درستی خود کر لیجیے تاکہ جو لوگ عربی سے واقف نہیں
ہیں وہ غلط آیات پڑھنے کی آفت سے محفوظ رہیں۔

راقم

اودھ اخبار

نوٹس نسبت دکھانے وجہ (فوجداری عام)

بعدالت سید علی احمد صاحب سب جج بہادر درجہ اول حکام بارہ بنکی
مقدمہ خفیفہ نمبر ۱۳۹ سنہ ۱۹۳۲ء
[illegible]
[illegible]
بنام

[illegible] فریق ثانی

بنام [illegible]

[illegible]

تاریخ ۱۲ مارچ سنہ ۱۹۳۲ء کو میری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

[illegible]

بھیشم لاہور

"یہ پرچہ روزانہ ہے۔ [illegible] سنڈے ایڈیشن"
ہمارے پاس بمبارکباد اور ریویو کی غرض سے بھیجا گیا ہے بلعبض حال [illegible] لکان جوڑ ہفتہ ہے سے مبارکباد سمجھتے ہیں اسکے ساتھ ہی شیطان نے کان میں پھونک دیا ہے کہ روزانہ اشاعت کے عوض ہفتہ میں ایک کاپی کسی ہفتہ وار یا نئے اخبار کے پاس بھیجو تو معاوضہ کامل ہو جائیگا اور بلا ہیت وار ہفتہ وار پرچہ کا مالک اسی پر ناز کرے گا۔ ممکن ہے کہ جن ہفتہ وار جرائد کی زندگی محل ازوال پر قائم ہو اور بانات مادۂ حیات اور مستقل رہائے کے ایک نمونہ یا عکس ہوں وہ گر پڑ کے اس سودے پر راضی ہو جائیں ہم کسی کی ہمہ دانی نہیں کرتے خدا کے فضل سے ان جرائد پر قانع ہیں اور تیرا ان جرائد کے زندہ رہ سکتے ہیں بلکہ عجب نہیں کہ ہمارے روز نشانہ خواں سے کچھ ان ہی کو ملے رہے کیا معنی ہیں۔

نیم نانے گر خورد مرد خدا
بذل درویشان کند نیمے دگر

لہذا ہمیں ایسی مبارکباد درکار نہیں۔ رہی دانشمندی تو [illegible] کے جو نمبر پیش نظر ہے اسکی تعریف میں سنیے۔ پرچہ موٹا تازہ [illegible] رنگیلا چھپا ہے۔ عبارت آرائی میں زمانہ حال کے ان مسلمان نوجوانوں کا شاگرد رشید ہے جنکی دستہ گلی صرف و نحو کی محتاج نہیں ہوتی نے شعرا اور فصاحت سے اطلاع رکھتے ہیں نہ اپنی جدید زبان کا دستور رسائی مرتب کرتے ہیں۔

"احساسات محبت ... موسیقیت کی پوری انتہا طلب ... لطف فقرون سے مشور اور قدرتی گلے بازیوں کا یہ نغمہ اور یہ موسیقی بنا ہوتا ... فضائے خاموش میں ایک اولین گریان اعلان حسین اور سریلی آواز کے ساتھ گونج گیا۔" اس قسم کے صدہا فقرے آپ اس پرچہ میں دیکھیں گے!

"پتھر کی مورتی سے عورت بن گئی۔ طاقت خیال کا حیرت انگیز عجائز۔ عربستان کا ایک تاریخی واقعہ" یہ سطری عنوان ایک قصہ کا ہے جسے ایک مستند تاریخی واقعہ کا مرتبہ عنایت ہوا ہے ایک تھے میاں زرنگار (نام عربی ہے) سنگ تراش انہوں نے پتھر کی ایک مورت بنائی پھر خود ہی اسپر عاشق ہو گئے۔ آپ جانتے ہیں عشق میں علو درجہ کا سودا مسلم ہے۔ تصویر میں جان پڑ گئی۔ [illegible] اور وصل و وصال وانہ جدائی شب [illegible] کا سلسلہ جاری رہا گزشت اور دستک کے [illegible] سے کوئی تیسرا جانباز پیدا نہ ہونے پایا تھا کہ عاشق صاحب اپنی ساختہ پرداختہ معشوقہ سے بوگئے سیر سپری میں غذا کی ضرورت نہیں۔ وفات الشرطات الشرط ایک دن میاں زرنگار اپنی سنگین معشوقہ پر ایسے خفا ہوئے کہ لے کے بیل [illegible] سے ایک دو تین۔ دفعۃً کیا دیکھتے ہیں کہ گرفت سنگین ہو گیا۔ پھر وہی سنگ آمد سخت آمد بے حس و حرکت مورتی رہ گئی جو پہلے تھی۔

قصہ کسی مستند کتاب سے نقل کیا گیا ہے؟ اس کا حال نہیں زرنگار کا سارا سب گفتار و سنگ تراشی اصلی سچائی پر اصرار کرتا ہے اور مجہول الاسم مورخ اپنی غیر معلوم کتاب میں اسے لکھتا ہے کہ ہم ہم اور آپ کون ہوتے ہیں جو اصلی حیثیت میں جان اور چرا کریں۔ جناب ارمان اس قصے کی نسبت فرماتے ہیں

"اور خاص واقعہ نہیں کو اب ہم پوشیدہ رکھا گیا۔
[illegible] ہو جانا کا زندہ ثبوت"

اور آخر میں اس افسانہ سے [illegible] مستدل قرار دیتے ہیں۔ اور سچ کوئی نہیں ہے جو نہیں اسلیے ہم رسولوں کے قوت و منصب سے تعرض نہیں کرتے اگر ایسی حکایتیں جناب ارمان کے مفید مطلب ہیں تو ہم انہیں بہت سی عربی کتابوں کا نام بتا سکتے ہیں ان سے کام لیں۔ مثلاً قصۂ حسن صائغ و زرگر [illegible] قصۂ ابو علی ابن سینا و قصۂ قصۂ زرین حسن و قصۂ حاسب کریم الدین و قصہ جودر و حکایت "خلیفۃ الصیاد مع القرد" وغیرہ ملک جمیلہ" ان کے علاوہ اور بھی داستانیں چھپ چھپ کے شائع ہو چکی ہیں ان کے واقعات زرنگار کی حکایت سے زیادہ عجیب ہیں اور جناب ارمان کے ڈر سے ان کے مصنفوں نے انھیں پوشیدہ نہیں رکھا۔

باقی مضامین کوئی خاص حیثیت نہیں رکھتے۔ پنجاب کے اکثر جرائد مثلاً نیرنگ [illegible] وغیرہ اس شرکت [illegible] سے نکلتے ہیں اور اپنے خاص اغراض کی حفاظت کرنے میں بہ نسبت بھیشم کے زیادہ [illegible] معلوم ہوتے ہیں

بایں ہمہ یہ پرچہ کبھی مضامین سے خالی نہیں ہے مختلف مذاق کے افراد اس سے یکساں دل بہلا سکتے ہیں اور [illegible] منشی راج نرائن صاحب ارمان کی [illegible] کی دلیل ہے

بھیشم اچھا ہے یا برا مگر ہمیں بافسوس اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہمارے صوبہ میں بھیشم کا سا بھی ایک روزنامہ نہیں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ارمان صاحب آگرہ کے بازاری آوارہ گرد اطفال کی بگاڑی کی ہوئی زبان سے آیندہ پرہیز کریں گے۔

راقم

اور بار اجبرانہ

عشق کی انگلی

کمر بجائے آن زلف تابدار انگشت
کہ ہیچ کس نہ کند در دہان مار انگشت

شاید آپ نے عشق کی انگلی بھی کیا قیامت کی انگلی ہے۔ سنتے ہیں کہ ایک صاحب تھے جن کا اسم مبارک [illegible] ایک [illegible] انھیں عشق نے جو انگلی دکھائی تو ایک جا گرجا پادری کی بی بی سے ناجائز سودا کر بیٹھے۔ جب پادری صاحب غائب ہوتے تھے تو عاشق معشوق نہ جانے کیا کرتے تھے ہوتے ہوتے نتیجہ عشق طرف نازک کی جانب سے ہو گیا۔ شکست کبھی [illegible] ڈھیلی ممکن ہے کہ پادری صاحب نے ہنگامے کے [illegible] کر دی ہو مگر یہ واقعہ ہے کہ



داغ تازۂ خورشید سیاست

ستارہ شناس پنچ نوروز ہے کدھر ہے؟ کیا شان ہے کیا آن بان ہے قمر در عقرب سنا تھا جب خور در شمس آج ہی دیکھا

ملاقات نرم پڑ گئی۔ بکین صاحب نے ایسی کے جھٹکے سے مضطرب ہو کے ایک انگلی کاٹ ڈالی اور خط میں رکھ کے پارمن صاحب کی خدمت میں روانہ کر دی۔

راویان خرافت آثار کے نزدیک کاٹ کے بھیجنے کے واسطے بہ نسبت دیگر اعضا کے انگلیوں کا انتخاب کچھ معنی رکھتا ہے۔ یعنی وہ ان ہاتھوں اس رو سے حریف عشق رہتا ہے روادار ک… بحسرت و افسوس انگشت گزیدن شمشیر اور بہتر یہی تھا کہ چاقو سے رفتہ رفتہ اُن کا فیصلہ کر دیا جائے۔ نزدیکی یہ اُنکی ہرکتین یاد آتی ہیں کی انگلی کے ساتھ اشتیاق کا بھی تھا۔ اشتیاق کا استقبال ہوا اور کٹی ہوئی انگلی لا کے برٹش … واپس کرنے سے مقصد غالباً یہ ہو گا ؎

یہ آرزو ہے کہ انگشت انگبین چٹاں …
کس نہ بچاؤ زنبور … انگشت

گر عشق انگلی پکڑتے ہی پہنچا پکڑ چکا تھا انھوں نے اسی کٹی ہوئی انگلی سے اصرار کیا کہ تمھارے نزدیک پانچوں انگلیاں برابر ہونی چاہئیں۔ پانچوں گھی میں ہوں تو رشتہ ہے اگر … قطع ہو تو سر کڑاہی تو عشق کی بادہ آزمانے میں انگلی الفت ہوتی ہے ایک دن گلا بھی کٹا رکھا ہو گا ؎

عشق ہے بے پردہ جب فسانہ ہوا
مضطرب کر خدا سے خانہ ہوا

عشق ایسے واقعات سے ہوتی تھی انگشت نما ہے عاشق انگشت بریدہ تو عشق سے نکل جانے کی انگلی اُٹھا کے راہ بتائی۔ ابھی بات … وہ تمھاری راہ ہے۔ ناک کی سیدھ چلے جاؤ خبردار ہو ادھر انگلی اُٹھائی تو تم جاؤ گے۔ … کیا نہ کرتا عاشق نے تنگ آ کر خاک کر دیا سلائی دکھائی اور چار … گھر پہنچا چلا۔ پارمن صاحب یہ تماشا دیکھ رہی تھیں تاب نہ آئی تو چکرا کے عاشق سوختہ جان پہ اولے کی طرح گریں نزلہ سوختہ دل سے آگ بجھی یا وہ گریں نے جا کے چھپا۔ مگر شمع دل کی لو اسی طرح انگلی کی طرح تھی کہ … کی خاطر بھی تو کیا ہوا۔ شب کو جب عاشق نگار … گھر کو … گرد … بیدار جاں … کی طرح زندگی تھی۔ ظالمین نے خود دوسری انگلی اسی غصہ میں کاٹ ڈالی۔ اور اپنی والدہ کو اوراس مقصد لکھ کے مقصد کو نظیر دن کسی کھیت کی طرف چل کھڑے ہوئے انگلی کی گست زخمی ہو گئی تھی اسنے ڈیڑھ کا بہت سا خون رونے میں صرف کر ڈالا۔ بچارے تیورا کے گرے اور بیہوش ہو گئے۔ جب آنکھ کھلی تو شاید طاقت جان دینے کی باقی نہ رہی تھی۔ گھر میں آ کے پڑ رہے۔ صبح کو سپرنٹنڈنٹ پولیس نے پولیس کے پنجۂ حنائی میں انھیں دے دیا۔ از سر عشق کی ایسی تیسی ؎

"از دست من زخمی تو اے عروس سنگ عشق"
کنم چہ نذر چشم تو صد ہزار انگشت

ورتھ کی تفصیل تمہاری کا مضمون میں درج ہے آپ دیکھئے سرکاری استغاثہ کے جواب میں عاشق کی انگلیاں کیا شہادت دیتی ہیں۔ ابھی معاملہ زیر تفتیش ہے۔ پولیس کی گرہ کشا انگلیاں جب گتھی سلجھائیں گی تو مزید حالات روز تا شہر انگشت نما ہوں گے۔

یہ فقرئی حنائی ہے جان جو انگلیاں ہیں
کس بے گنہ کے خون میں کیسے ڈوبیاں ہیں

ملک داری کے فرائض

کہتے ہیں کہ عائشہ بنت سعد ابن ابی وقاص نے اپنے غلام مرثد کو آگ لینے بھیجا۔ میاں خدا آگ مانگنے نکلے تو ایک قافلہ مصر جانے کی تیاری کر رہا تھا اسی کے ساتھ ہو لیے۔ سال بھر کے بعد جب قافلے … پلٹے تو حضرت کو آگ یاد آئی جلدی سے آگ ہم پہنچائی اور دے کے دوڑے ٹھوکر کھا کے گرے۔ چنگاری زمین پہ بجھ گئی۔ جھلا کے فرمایا "تعیش العجلۃ" (جلدی کا برا ہو)

مہاراجہ بیکانیر بھی ۳۸ تک خوشنودی حکومت ڈھونڈتے قافلے کے ساتھ یورپ گئے تھے اتنا زمانہ ہو چکا ہے مگر آگ نایاب ہو… جلدی … اُسکی نسبت کمیشن نے ظاہر کیا … آگ کے متعلق کہی ہے گئی کی آگ، ان … بھری ہے جسکا جی چاہے دامن دامن بھرے جائے۔ شکر ہے کہ آپ چند چنگاریاں حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے دو ہی ہفتہ اور عوض ان چنگاریوں کی نالش اپنے اصل یعنی دیگر … تھا۔ والیان ریاست کے لیے فرمانی کمتر اس ہے کہ چنگاریاں کرنا … آرامستہ میں … دیر لگی کر گئی … پہ سیکھیں بچ گئیں اس بنا پر ہم بھی "تعیش العجلۃ" کہیں تو بجا نہیں آپ کی رائے ہے کہ رئیس اپنے ذاتی معاملات میں احتیاط بطور رکھے۔ عام طور الگ ہو خاص الگ …… صرف خاص وہیں کی حد سے تجاوز نہ ہونے پائے۔ زر خرچ پولیس لازم ضرور رکھے۔ حالتوں اور بکری… کی رضا کے بارے میں آزاد رکھے رہا یا نوکری مستقل قانون پر عمل ہو۔ جہاں تک مقامی آب و ہوا موافقت کرے یہ قانون برٹش انڈیا کے قوانین کا منگا فرد ہو تو بہتر ہے۔ طریق عمل نصب … ہو۔ رعایا کی بہبودی مد نظر رہے۔ انتظام درست غیر منقطع اور مسلسل ہو۔ غرض سعدی کی گلستاں اور دیگر کتب اخلاق میں جو صفات ایک اچھے حکمران کے واسطے لازمی قرار دیے گئے ہیں انھیں لفظاً آپنے گنوا دیا۔ جہاں تک نصیحت کا دخل ہے ہم بھی حلقہ صاحب کی ان میں ان ملاتے ہیں مگر ہندوستانی ان باتوں کو مدت سے چھوڑ چکے اب انکے لیے یہ صفات اجنبی ہیں۔

رئیس اگر اپنے ذاتی معاملات محدود مستقل رکھے تو پھر وہ رئیس ہی کیوں ہوا۔ رئیس اور سائیس میں فرق ہی کیا رہ گیا۔ سی پی کے ایک رئیس مہاراجہ ہفتہ میں ایک مرتبہ رفع حاجت کرتے ہیں مگر تین روز تک مسلسل کسی انگریزی حاکم نے اعتراض کیا تو کہنے لگے۔ آپ دیکھیے تو سہی ہم ٹھہرے رئیس راجہ مہاراجہ اگر ہم پھر چمار ہوت کی طرح گنڈی ہی یا کھیت میں بیٹھتے کیا عزت پیٹ کی آلائش صاف کر کے جھٹ سے اٹھ کھڑے ہوں اور آ جست میں ہر روز جائیں تو ہم میں اور

جو حضرت جاڑوں میں انتہا درجہ ہے۔

عام خاص کی تعریف کسی ملک کے معنی یہ ہیں کہ لوگ اپنے خیالات پر قدرت کا حق رکھتا ہو۔ رئیس کسی کا محکوم نہیں ہوتا۔ محکوم ہوتا ہے تو رئیس نہیں رہتا۔ رئیسوں کا ہر ایک بات ایک سے دیان رنڈیاں بھی رکھیں۔ کس کام کی وہ ریاست جس میں رنڈی کا عمل دخل نہ ہو۔ آپ نے کوئی برا آدمی بنایا ہے۔ اے حضرت رئیسوں کے بیچ میں ہیں۔ آخر رنڈیاں بھی عالیجاہ کی پرورش بھی واجب ہے۔ اصل کام تو تماشا ہے۔ اگر کسی رنڈی کو دے دیا تو کوئی ناک بھوں کیوں چڑھائے شکر کا مقام ہے کہ حضور سخی ہیں کنجوس نہیں جو آنکھ بچا کے ان کا نام بیچتے پھرتے۔ پھر حضور نے اپنے گھر میں تو دولت بھری نہیں۔ پھر آپ جانیے اگر ذاتی مصارف میں خزانے کے بیجا بیجا مصرف مقرر کر لیں تو جاڑوں میں بھی لوگ برابری اور ہمسری کا دعویٰ کرنے لگیں۔ لہذا یہ حماقت ہے مولویوں کا قول ہے کہ

بچہ ڈال ڈال دھن کو
کوڑی کوڑی کفن کو

جب گھر کے دل کے اتنے غنی ہیں تو ذاتی ریاست کا کیا پوچھنا۔ اور سنیے تو حضرت اور ... پولیس کہاں نہیں ہے۔ مہاراجہ بیکانیر تو کوشش تھا کی صلاح رئیسوں کو دیتے ہیں یہ وہ قسمت ہے جو اتنی بڑی سرکار برطانیہ کو بھی آج تک نہ ملی۔ وہیں مدالتیں اور کچہریاں تو جناب وہ کیجئے کہ کوڑے باہر کر دی جائیں۔ لے بھلا آپ ہی انصاف کیجیے مالک تو ہم ہیں اور حکومت کریں دوسرے۔ اور

ان پر تو بتایئے کہ مستقل قانون نہیں ہے تو آج تک کام کیونکر چلا۔ باپ دادا کے وقتوں سے یہ قانون بنا ہوا چلا آیا۔ ان قانون کا ہے نہیں کیا۔ مدعی آپ ہی کو مبارک۔ کانسٹیٹیوشن کا عمل مستقل نہیں ہے تو کیا غیر مستقل ہے جو خواہ خواہ ہوتا ہے خیر خواہ ہو تو ہے وہی کام کا جو نقصان ہے؟ خزانے میں لازم رکھنے کی حاجت کوئی نہیں کہ جو عمل ہے میں ایک صاحب تم لازم کو خزانہ کا پہرہ دیا گیا کرنے لگے۔ انہوں نے عرض کی: "عمدہ نمک حرام ادا ہی ہو جائی (آمدنی دولت) کا کرایہ سواری سے لے کرے یا ایک ہی وقت کا؟"

"نہیں ہے۔"

"اگر حضور کل سند وردگاہ کی جگہ پر کسی دوسرے شخص کو سیس خزانے کا ارادہ رکھتے ہوں تو پھر آمدورفت کا کرایہ لے کر لینا مناسب ہے۔ حضور وہاں سواری نایاب ہے۔"

دیکھا آپ نے یہ ہے رعب داب حکومت۔

آپ رعایا رعایا رٹ رہے ہیں۔ جناب رعایا کے سود و بہبود کا کون خیال کرتا ہے نرمی اس کا نام تو لیجیے۔ کیا ہماری انگریزی سرکار ہے جہاں آمدنی کا اوسط فی کس تین روپیہ سالانہ سے زیادہ نہیں ہے ہم ایک پیر مشکل سے ایک شخص پر قرض بیٹھا ہوا ہے؟ ذرا خشل کانگریس سے تو پوچھیے۔ خدا جانے آپ انتظام سے کیا چیز رو بیٹھے ہیں۔ ریاستوں کی رعایا خود ہی رہنا انتظام درست رکھتی ہے۔ آپ کی نگاہوں میں درست ہو کر کوئی کیا کرے۔ آپ کی رائے ہے کہ کتوں کے بھو نکنے سے انسان یا ریاستیں اور ... کا دورہ کرے یا کوئی منتر پڑھنے لگے۔ اے جناب رعایا ہے بھی کیا۔ وظیفہ اور جاپ سے کام نہیں چل سکتی۔ لاٹھی اٹھ میں رہنی چاہیے لاٹھی!!

یہی مہینہ انتظام ہے۔ بس یہی دلائل قطعی ہیں۔ امید نہیں کہ مہاراجہ بیکانیر کی نصیحت مقبول ہوگی ملاک ریاستوں کا نام ہوتا ہے کہ گورنمنٹ بڑی ہے۔ نقل ہے کہ کسی نے ایک شخص سے پوچھا ہم نے سنا ہے جواب دیا آزاد ... کی گلی سائل نے کہا تھی

ہم تو بہت پوچھا ہے۔ جس نے گردن والی اور یہ وہی اصلی کیرکٹر ہے ... کیا ہے جواب دیا ہے ... ہوا ہے؟ ...

شامت اعمال و فال

التحریرات

حکایت بیان کرتے ہیں کہ ... بی بی نے پوچھا کیا ہوا۔ ... بی بی نے دولہے کو اٹھانے کا قصد کیا ... ہی بی تیر ہو چکی ... اور صاحب بھی ... کی جان میں بیٹھے ہوئے ہیں ... کوئی دوسرا ... ہے رکھتے ہیں ... اگر حکومت چاہتی ہے کہ عوام کے اندر حضور بھی موجود ہیں۔

ایک صاحب کا ... تھا۔ ... نے شکایت کی کہ حضرت اپنے صاحبزادے کو ... بیٹھنے میں حضرت نے ... کہ جواب دیا کہ کیا کروں ان ... کر ... دیا ... نہیں ... بہت ... کروں تو ... المسائل پر ... گورنمنٹ ... کے بارے میں آج تک حکومت عراق سے کوئی ... ہے جواب ... عراق نے ... کی گرجان ... آخر کیا کہتے ہیں؟

قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ ... عراق اور فارس کی ... فارس اندرونی انقلاب اور بیرونی کشمکش میں مبتلا ہے ... کی خبر ہے۔ ان عرب کی خیریت نظر نہیں آتی کیا عجب ہے کہ ... قربانی ... کی ... ہی کل کے ... ہے۔ ... تیار ... کی تجارت ... جائے۔ ... سال ... ہو گئے تھے۔

لطیفہ ۔ ایک ... کمیشن ... کمیشن ۔ ... کمیشن ...

غذائے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ تو ا ین گرو لگائی

ایک گرامو فون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب سے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی چیزین اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھرپد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

سیان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگوں کی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین انسے نقل کی گئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سرگم سے ادا کرکے پڑھا جائے تو گا کے اور سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے اس کتاب مین لکھ دیے گئے ہین ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جس طرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہے [illegible] سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مفید معلومات بھی آپ کو اس کتاب مین ملینگی۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کا ثمرہ اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا [illegible] ہے قیمت پانچ روپیہ۔

حصہ اول کی [illegible] فی جلد۔ محصول ڈاک بہر حال ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ملاحظہ حیوۃ کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۲ و ۱۱ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔